

Journal of Religion & Society (JR&S)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)

The Importance and necessity of Parents and Teachers Rights in the present era: (A Research Study)

عصر حاضر میں والدین اور اساتذہ کرام کے حقوق کی اہمیت اور ضرورت (ایک تحقیقی جائزہ)

Laiba Atta Ur Rahman

M.Phil scholar, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan

Associate Professor Dr. Naseem Akhter

Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan

Corresponding Author Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract

Parents and Teachers are great personalities who guide us in the journey of life and play an important role in building our future. It is our duty to respect their rights, which our Religion (Islam) teaches us as part of our culture. Before Islam some people respected their parents while others neglected their rights. Even today especially in the present era, the rights of parents and teachers are often overlooked. As Allah almighty has mentioned their rights in the Holy Quran. Similarly, teachers who are considered spiritual parents, are also meant to be respected. The purpose of this Article is to understand the rights of parents and teachers through the teachings of the Prophet's Sunnah and to incorporate their respect into over lives.

Keywords

Parents and teachers Rights, Respect, Especially in the present era, Islam, culture, Quran, Teaching of Prophet Sunnah, spiritual parents, Research study.

والدین کا مقام:

قرآن و حدیث کی رو سے والدین کا بہت بڑا مقام ہے جس کا اندازہ قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے لگایا جاسکتا ہے

قرآن کریم میں اللہ کا ارشاد ہے

((وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا))-1

"تمہارے رب نے تمہیں حکم جاری فرمایا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو"

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد باری ہے کہ

((وَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا))-2

"اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ ہرگز شرک نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو"

ان آیات مبارکہ میں اگر غور کیا جائیں تو اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بیان اپنی عبادت اور توحید کے ساتھ بالکل متصل کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور توحید کے بعد دوسرا درجہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ہے اور یہ کہ والدین کی عزت، احترام اور ان کی خدمت کرنا دین کے عظیم شعائر میں سے ہے۔

اسی طرح احادیث کی رو سے اگر دیکھا جائیں تو بھی والدین ایک عظیم مقام اور درجہ رکھتے ہیں سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ((رَضِيَ الرَّبُّ فِي رَضَى الْوَالِدِ وَسَخَطَ الرَّبُّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ))-3

”رب کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور رب کا غصہ والدین کے غصہ میں ہے“

اس حدیث شریف میں اگر غور کیا جائیں تو رب کی رضا والدین کی رضا میں رکھی گئی ہے اور رب کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں رکھی گئی ہے یعنی اگر رب کو راضی کرنا چاہتے ہو تو والدین کو راضی کرو اور والدین راضی ہو گئے تو رب بھی راضی ہو جائیں گے بصورت دیگر اگر والدین کو ناراض کر دیا تو رب بھی ناراض ہو جائیں گے کیونکہ اللہ عزوجل نے لوگوں کو پابند کیا ہے کہ وہ اپنے والدین کو راضی کریں، اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

غور فرمائیں تو ان آیات مبارکہ اور حدیث سے والدین کے عظیم مقام کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد جس دوسری چیز کو انسان کے اوپر لازم قرار دیا ہے وہ والدین کے ساتھ احسان اور نیکی کرنا ہے یعنی رب کی توحید کے بعد انتہائی اہمیت والی بات والدین کو راضی کرنا ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا وہ اہم فریضہ ہے جو کہ ہم سے پہلے قوموں پر بھی واجب تھی۔

ارشاد ربانی ہے کہ

((وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَقَابِلُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ))-4

”اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا اسی طرح قربانداروں، مسکینوں، یتیموں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا نماز قائم رکھنا، زکوٰۃ دیتے رہنا لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے“

لہذا اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ والدین کے ساتھ احسان کرنا وہ اہم فریضہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلی قوموں بنی اسرائیل وغیرہ سے بھی لیا تھا

ماں باپ ذریعہ جنت یا ذریعہ دوزخ ہیں:

ماں باپ کی خدمت کرنا، ان کا اکرام و تعظیم اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے اور ان کے حقوق میں کوتاہی کرنا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

والدین کی خدمت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَصْبَحَ ذَاكَ الْبَابَ أَوْ حَفْظَةً))5

”والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے پس تو اسے توڑ دے یا اس کی حفاظت کر“

اسی طرح دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْآءِ مَهَاتِ))6

"جنت ماؤں کے قدموں تلے ہیں" لہذا غور فرمائیں کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے رکھی گئی ہے اسی طرح اس سے پہلی حدیث میں والد کو جنت کا بہترین دروازہ قرار دیا

ہے یعنی انسان والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری کر کے، ان کے ساتھ احسان کر کے اپنے آپ کو جنت کا مستحق بنا سکتا ہے بصورت دیگر وہ لوگ بڑے بد بخت ہونگے کہ جن کے والدین موجود ہو اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکے۔

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ أَبُوْنَهُ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)) 7

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا، اس کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یادوں کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہ گیا۔

غور فرمائیں کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم تین بار ایسے شخص کو بربادی کی وعید سنارہے ہیں کہ جو والدین کی خدمت کر کے جنت کو حاصل نہ کر سکا لہذا اصل کامیابی اور ناکامی جو کہ آخرت کی کامیابی اور ناکامی ہے اگر اس کامیابی اور ناکامی کا ذریعہ والدین کی خدمت اور نافرمانی ہے تو کوشش کریں کہ والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کر کے اپنے آپ کو جنت کا مستحق بنائیں اور ان کی نافرمانی سے بچیں

اپنی جنت کو اپنے لئے دو ذرخ نہ بنا۔ 8

اپنی ماں باپ کا تو دل نہ دکھا

والدین کی خدمت عظیم ترین عمل ہے:

((عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ --- قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ؟

قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَفَّيْهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) 9

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو اس کے اول وقت پر ادا کرنا میں نے کہا پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا میں نے کہا پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اہم ترین امور کا ذکر کیا ہے

1: بروقت نماز پڑھنا

2: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

3: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

جیسا کہ بطور مسلمان سب کو معلوم ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد سب سے پہلا عملی فریضہ نماز کی بروقت ادا نیکی ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں

بیان ہوا

نماز دن رات میں پانچ مرتبہ ادا کرنا فرض ہے یہ ایسا فرض ہے جس کے بارے میں روز قیامت سب سے پہلی پوچھا جائے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يَحْسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ)) 10

یقیناً روز قیامت انسان کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا"

نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کو محبوب ترین عمل قرار دیا ہے اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس طرح نماز ادا کرنا ضروری، فرض اور اہم ترین عمل ہے، اس کے بغیر انسان دائرہ اسلام سے خارج ہے اسی طرح والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کا ادب و احترام بھی لازم اور ضروری عمل ہے جو شخص اپنے والدین کی خدمت، حسن سلوک اور ان کے ساتھ نرمی کا رویہ نہیں رکھتا وہ شخص انسانیت کے دائرے سے خارج ہے قرآن مجید نے بھی اسی مضمون کو اسی ترتیب سے بیان کیا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

((وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبُلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَوْفٍ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا)) 11

"تمہارے رب نے حکم جاری فرمایا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر وہ دونوں یا دونوں میں سے ایک تمہاری زندگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور ان کے ساتھ سخت کلامی نہ کرو ان کے ساتھ اچھی بات کرو" دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

((وَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا)) 12

"اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو"

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے متعلق ارشاد فرمایا

((وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْتَدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عِبِيدِينَ)) 13

"ہم نے انہیں لوگوں کے لئے رہنما بنایا، وہ ہمارے حکم کے مطابق ان کی رہنمائی کرتے ہیں اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے، نماز کی پابندی کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم بھیجا اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے"

یہاں نیک کاموں سے مراد اخلاقیات، معاشرتی تعلقات اور انسانوں کے حقوق ہے

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تقاضہ یہ ہے کہ ان کی فرمانبرداری اور اطاعت کی جائیں ان کے سامنے اف بھی نہ کہا جائے جیسا کہ اوپر آیت مبارکہ میں بیان ہوا البتہ اگر والدین کسی ایسے کام کے کرنے کا حکم دیں جو شریعت کے منافی عمل ہو یا کسی ایسے کام کے کرنے سے منع کریں جس کا ادا کرنا فرض ہو مثلاً نماز پڑھنے سے منع کریں، مال کی زکوٰۃ ادا کرنے سے منع کریں، داڑھی رکھنے سے منع کریں وغیرہ تو ایسی صورت میں ان کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی لیکن فرمانبرداری نہ کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ والدین کے ساتھ بدتمیزی اور بدزبانی کی جائیں یا ان کے ساتھ تعلق توڑ دیا جائیں۔

بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف خلاف شریعت امور میں ان کی بات نہیں مانی جائے گی باقی تمام امور میں ان کی بات ماننا، اطاعت کرنا، خدمت کرنا، عزت کرنا، ان کا سہارا بننا ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا ان کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق خوراک، لباس، رہائش، اور دیگر ضروریات زندگی مہیا کرنا بالکل فرض ہے اس سے انحراف کرنا نہایت فتنہ عمل شدید نافرمانی اور کبیرہ گناہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں ضرور بتائیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((الْأَشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) 14

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا"

لہذا والدین کی نافرمانی اور ان کے ساتھ بد سلوکی سے ہر صورت گریز کرنا اور ان کی خدمت و اطاعت اور حسن سلوک کو اپنی زندگی کا اولین معمول بنانا چاہیے۔

والدین کی خدمت جہاد فی سبیل اللہ سے مقدم ہے:

والدین کی خدمت و اطاعت اتنی ضروری ہے کہ اسلام میں جہاد جیسے عظیم عمل سے والدین کے خدمت و اطاعت کو مقدم رکھا گیا ہے حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

(قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِمَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَاهِدْ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ) 15

"کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں بھی جہاد کرونگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارے والدین ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر انہی کے متعلق جہاد کر"

چونکہ جہاد کرنا نہایت اعلیٰ اور عظیم عمل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(16) ((من اغبرت قدما في سبيل الله حرمه الله على النار))

"اللہ کی خاطر (فی سبیل اللہ) نکلنے میں جس انسان کے قدموں پر گرد و غبار (مٹی) پڑ گئی اللہ نے اس شخص کو جہنم کیلئے حرام کر دیا" لیکن جہاد جیسے عظیم عمل کے لیے بھی اگر نکلنا ہے تو والدین کی خوشی اور والدین کی اجازت شامل حال ہونی چاہیے ایسا کرنا ہر گز ٹھیک نہیں ہے والدین پریشانی میں مبتلا ہوں انہیں سہارا چاہیے اپنے بڑھاپے میں ان کو مددگار چاہیے لیکن اولاد انہیں اسی حال میں چھوڑ کر جہاد کے لیے نکل جائے اسلام نے ہر عمل میں والدین کی ذات کو مقدم رکھا ہے خود سوچیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عبادت کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کیا ہے اس لیے ان کو بے یار و مددگار چھوڑ کر کسی بھی نیکی کی غرض سے دور دراز نکل جانا کسی بھی صورت میں جائز نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں راہ راست کی پہچان نصیب کرے عصر حاضر میں جو رائج تبلیغ کا اندازہ ہے یہ بھی اسلام کی حقیقی روح کے بالکل منافی ہے بظاہر تو آدمی نیکی کی غرض سے نکلتا ہے لیکن دراصل اس نے بہت سے حقوق کو پیچھے چھوڑ دیا ہوتا ہے اس کے ذمے جو حقوق قابل ادا ہے اس میں سب سے اولین اور افضل حق اس کے والدین کا ہے والدین اپنی ضروریات اور احتیاج کے باوجود ان کو منع نہیں کر پاتے کیونکہ بظاہر یہ نیکی کا عمل ہے اسی طرح والدین کے بعد (بصورت شادی شدہ) بیوی اور بچوں کے حقوق کا معاملہ بھی ہے آج کل اولاد والدین کے حقوق میں حد درجہ کوتاہی کر رہی ہے جس کی وجہ سے وہ مشکلات کا شکار ہے

اسلام جس میں کسی عام مسلمان کا دل دکھانا انتہائی ناپسندیدہ ہے اللہ کے نزدیک اس سے کہ خانہ کعبہ کو منہدم کیا جائے تو پھر والدین جو کہ واجب الاطاعت اور واجب الخدمت ہے سوچیے کہ ان کے دل دکھانے پر اللہ تعالیٰ کتنے ناراض ہونگے

والدین کی نافرمانی کرنا اور ان کا دل دکھانا ایک ایسا جرم ہے جس کی سزا بندے کو دنیا میں ہی مل جاتی ہے آج جو اولاد اپنے والدین کی نافرمانی کر رہی ہے ایک تو ان کو ان کی زندگی میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے دوسرا یہ کہ کل کو ان کی اولاد بھی ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گی جیسا کہ انہوں نے اپنے والدین کے کرتا ہے کل کو ان کو اپنی اولاد کی طرف سے اسی تکلیف میں مبتلا دیکھا گیا ہے ساتھ کیا ہوگا اور اس کا مشاہدہ دنیا میں ہو چکا ہے کہ جو اولاد والدین کی نافرمانی کرتا ہے کل کو ان کو اپنی اولاد کی طرف سے اسی تکلیف میں دیکھا گیا ہے

والدین کی خدمت کے ثمرات:

والدین کی خدمت اور ان کی اطاعت دنیا ہی میں مختلف پریشانیوں اور مصائب سے نکلنے کا راستہ بن جاتا ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ اقوام میں تین افراد کے بارے میں بیان کیا وہ تینوں سفر میں تھے دوران سفر طوفان باد و باران نے انہیں گھیر لیا وہ پناہ کیلئے ایک غار میں چھپ گئے اچانک اوپر سے ایک پتھر گرا، جو اس غار کے دہانے پر رک گیا اس سے غار کا راستہ بند ہو گیا وہ تینوں آدمی مزید پریشان ہو گئے انہوں نے اپنے اپنے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا شروع کر دی ان میں سے ایک نے اپنا قابل ذکر اور نیک عمل یہ بیان کیا کہ یا اللہ میرے بوڑھے والدین زندہ ہے میری بیوی اور بچے بھی ہے میں بکریاں چراتا ہوں جب رات کو واپس آتا ہوں تو بکریوں کا دودھ دوہتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے بوڑھے والدین کو پلاتا ہوں ان کے بعد اپنی بیوی اور بچوں کو پلاتا ہوں ایک روز مجھے بہت دیر ہو گئی جب گھر پہنچا تو میرے والدین سوچکے تھے میں نے انہیں بے آرام نہیں کیا (نیند سے نہیں جگایا) اور انہیں دودھ پلائے بغیر اپنے بچوں اور دودھ دینا پسند نہ کیا حالانکہ

میرے بچے میرے قدموں سے لپٹ کر دودھ کا مطالبہ کر رہے تھے لیکن میں اپنے والدین کے سر ہانے کھڑا ہا حتیٰ کہ صبح ہو گئی یا اللہ! آپ کو تو علم ہے کہ یہ عمل میں نے فقط تیری رضا کیلئے کیا تھا؛ تو ہمیں اس غار سے نکلنے کا راستہ عطا فرمادے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے اور تیسرے نے بھی اپنے اعمال کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی ختم کر دی اور ان کیلئے راستہ کھول دیا 17

غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کے احترام کی بدولت ان کی پریشانی ختم کر دی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((بُرِّئَ الْوَالِدَيْنِ يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ)) 18

"والدین سے اچھا سلوک کرنا عمر میں اضافہ کو تاپے"

پھر عمر میں اضافے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر اس کی عمر چالیس (40) برس لکھی گئی ہے تو پچاس برس کر دیا جائے گا بلکہ اس اضافے سے مراد برکت ہے والدین کے فرمانبردار بندے کو اللہ تعالیٰ تھوڑی عمر میں بہت زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق دیتا ہے اور تھوڑی سی عمر میں بہت زیادہ سعادتوں اور نعمتوں سے نوازتا ہے اور والدین کے فرمانبردار اولاد کو اللہ تعالیٰ کبھی بھی مایوس اور پریشان نہیں چھوڑتا اسی طرح والدین کے فرمانبردار اولاد کی صرف عمر میں نہیں بلکہ ان کے رزق میں بھی برکت عطاء کی جاتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((مَنْ أَحَبَّ أَبَائَهُ فِي عُمُرِهِ وَزَادَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبْرِّ وَالِدَيْهِ)) 19

"جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو اسے چاہئے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں"

یہاں پر والدین کے ساتھ حسن سلوک کو رزق میں اضافے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((إِذَا نَظَرَ الْوَالِدَ إِلَى وَلَدِهِ فَسَرَّهَ كَانَ لِلْوَالِدِ عَشْرُ نَسَمَةٍ)) 20

"جب باپ اپنے بیٹے کی طرف دیکھیں تو بیٹھا سے خوش کر دے تو اس بیٹے کیلئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے"

اور یقیناً باپ اس بیٹے کو دیکھ کر خوش ہو گا جو بیٹھا فرمانبردار ہو گا یعنی بیٹے کی فرمانبرداری کی وجہ سے باپ کو خوشی ہوتی ہے اس خوشی کی بدولت بیٹے کو غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے

جس نے ماں کی پیشانی کا بوسہ لیا اس کیلئے جہنم کی آگ سے پردہ ہے 21

22 ماں باپ کو ایک نظر شفقت کے ساتھ دیکھنے پر حج مقبول کا ثواب ملتا ہے

کھلونے توڑ دیتی تھی جب میں چھوٹی سی بچی تھی

میرے رونے پر میری ماں کھلونے جوڑ دیتی تھی

سنائے ماں سے بھی بڑھ کر تجھے الفت ہے بندوں سے

تو مجھ کو بوڑھے مولیٰ میں خود توڑ دیتی ہوں 23

والدین کے نافرمانی کی سزا:

والدین کی حق تلفی اور ظلم کی سزا بہت جلدی بلکہ دنیا میں ہی ملتی ہے

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المفرد میں لکھا ہے کہ ایک قبرستان میں مغرب کے بعد ایک قبر پھٹتی تھی اس میں سے ایک شخص نکلتا جس کا سر گدھے کی مانند تھا گدھے کی آواز نکال کر چند لمبے بعد قبر میں چلا جاتا تھا کسی نے لوگوں سے پوچھا کہ آخر اس قبر والے کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہو رہا ہے؟ کیا وجہ ہے؟ بتانے والے نے بتایا کہ یہ آدمی شراب پیتا تھا جب اس کی ماں اسے ڈانٹتی تو کہتا تھا کیوں گدھے کی طرح چلاتی ہو؟ غور فرمائیں کہ ماں کے ساتھ برا سلوک کرنے پر اس شخص کو کیسی دردناک سزا ملی

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص کے میزان میں عمل کے دونوں پلڑے برابر ہو جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم جنت والوں میں سے نہیں اور نہ ہی دوزخ والوں میں سے ہو، تو اس وقت ایک فرشتہ ایک کاغزل لے کر آئے گا اور اس کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھے گا اس کاغذ میں "اف" لکھی ہوگی تو یہ ٹکڑا نیکیوں پر بھاری ہو جائے گا۔ کیوں کہ یہ والدین کی نافرمانی کا ایسا کلمہ ہے جو دنیا کے پہاڑوں سے بھی بھاری ہو جائے گا چنانچہ اسے دوزخ میں لے جانے کا حکم کیا جائے گا کہتے ہیں کہ وہ شخص مطالبہ کرے گا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس واپس لے چلیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اسے لوٹا لاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے اے نافرمان بندے! کس وجہ سے تم میرے پاس واپس آنے کا مطالبہ کر رہے تھے؟ وہ کہے گا الہی آپ نے دیکھ لیا میں دوزخ کی طرف جا رہا ہوں۔ اور مجھے کوئی جائے فرار نہیں میں اپنے والدین کا نافرمان تھا۔ حالانکہ وہ بھی میری طرح دوزخ میں جا رہے ہیں آپ ان کی وجہ سے میرے عذاب کو بڑھا دیں اور ان کو دوزخ سے نجات دے دیں۔ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے اور فرمائیں گے تو نے دنیا میں تو ان کی نافرمانی کی اور آخرت میں ان کے ساتھ نیک سلوک کیا جا اپنے والدین کا ہاتھ پکڑ اور تیزیوں جنت میں چلے جاؤں۔

اس حدیث شریف میں غور فرمائیں کہ ماں باپ کو صرف اف کہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے جہنم میں بھیجے کا حکم دیا

والدین کا نافرمان جنت سے محروم رہے گا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

25 ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٍ، وَلَا مُذْمَنٍ بِحَمْرٍ، وَلَا مُكْدَبٍ بِالْقَدْرِ))

"والدین کا نافرمان، شراب نوشی کا عادی، اور تقدیر کا منکر جنت میں داخل نہیں ہوگا"

اس حدیث مبارکہ میں نہایت خطرناک گناہوں کے ساتھ ملا کر والدین کی نافرمانی کو بیان کیا گیا ہے اس سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ والدین کی نافرمانی کس قدر خطرناک مہلک اور سنگین گناہ ہے جس طرح شرابی کبھی جنت میں نہیں جائے گا، تقدیر کا منکر کبھی جنت میں نہیں جائے گا اسی طرح والدین کا نافرمان جنت میں نہیں جائے گا۔

حدیث مبارکہ میں والدین کے نافرمان کا جہنم میں جانے کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی موجود ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو والد کا احترام سکھاتے ہوئے فرمایا: کیا تم عبد اللہ بن خداش کو جانتے ہو؟ اس لڑکے نے کہا:
نہیں۔ تب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا:
(فَخِذُّهُ فِي جَهَنَّمَ مِثْلَ أُحُدٍ وَضَرْسُهُ مِثْلُ النَّيْبِضَاءِ)) 26

"جہنم میں اس کی ران؛ احد پہاڑ کے برابر اور اس کی داڑھ بیضاء پہاڑ کے برابر ہوگی۔"

میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جرم کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
(كَانَ عَاقًا لِوَالِدَيْهِ)) 27

"وہ اپنے والدین کا نافرمان تھا"

اس تمام تفصیل سے یہ بات بکھر کر سامنے آگئی کہ والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کتنی ضروری اور اہم ہے آج کل اولاد اپنی کم فہمی، تکبر
اور گمراہی کی وجہ سے اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرتے اور ان کی نافرمانی میں مبتلا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی والدین اولاد پر ظلم بھی کریں تب بھی ان کے ساتھ بر سلوک نہیں کرنا چاہیے
جس والدین چونکہ اللہ تعالیٰ کے بعد انسان کے وجود کا دوسرا ذریعہ ہے اور ان کی جسمانی تربیت کرتے ہیں
اسی طرح انسان کی روحانی تربیت اساتذہ کرام کرتے ہیں جس طرح والدین کا مقام اور درجہ اسلام میں بلند ہے اسی طرح اساتذہ کرام کا درجہ
اور مقام بھی اسلام میں بہت بلند ہے والدین بھی انسان کیلئے روحانی ماں باپ کا درجہ رکھتے ہیں اسی لیے ان کا تعظیم و اکرام بھی اسی طرح لازم
ہے جس طرح ماں باپ کا اکرام لازم ہے۔

حاصل کلام:

اس تمام تفصیل سے یہ بات بکھر کر سامنے آگئی کہ اسلام میں والدین اور اساتذہ کرام کا مقام انتہائی بلند ہے چونکہ آج کل اکثر افراد کے
ناکامیوں کا سبب والدین کی نافرمانی ہے اگر ان کے مقام کو تسلیم کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے اور ان کی
فرمانبرداری اور اطاعت کی جائے تو بہت سی پریشانیوں اور فسادوں اور واہ بند ہو سکتا ہے

(حوالہ جات)

1: سورة الاسراء آیت (23)

2: سورة النساء آیت (36)

3: سنن الترمذی کتاب البر والصلہ، رقم 1899، سلسلۃ الصحیحہ رقم 516

4: سورة البقرہ آیت (83)

5: سنن الترمذی ابواب البر والصلہ، باب الفضل فی رضی الوالدین رقم 1900

6: مسند الشہاب 1\102 حدیث 119

7: صحیح المسلم کتاب البر والصلہ، باب رغم انف من ادرك ابوہ او احد ہمار رقم 2551

8: بقول مولانا محمد وصال احمد صاحب

9: صحیح البخاری، کتاب مواقیب الصلوٰۃ، باب فضل الصلوٰۃ لوقتھا حدیث 527

10: صحیح سنن الترمذی، ابواب الصلوة، باب ماجاء ان اول ما يحاسب به العبد الصلوة حديث 413

11: سورة الاسراء آیت (23)

12: سورة النساء آیت (36)

13: سورة الانبياء آیت (73)

14: صحیح البخاری كتاب الاستيذان باب من اتكأ بين يدي اصحابه حديث 6273

15: صحیح البخاری كتاب الادب، باب لا يجاهد الا باذن الابوين حديث 5972

16: صحیح البخاری كتاب الجمعة باب المشي الى الجمعة حديث 907

17: صحیح البخاری كتاب الادب، باب اجابت الدعاء من بر والديه حديث 5974

18: طبقات المحدثين باصبهان والواردين عليها، لابي الشيخ الاصبهاني: 4\295

19: مكارم الاخلاق لابن ابى الدنيا ص 82 حديث 244

20: شعب الايمان للبيهقي 10\265 حديث 7473

21: كنز العمال 16\192

22: شعب الايمان وبيهقي

23: بقول مولانا محمد وصال احمد صاحب

24: مسند احمد ابن حنبل (موسسة الرساله) حديث 27484

25: المعجم الاوسط للطبراني 7\63 حديث 6857